افکار و تاثرات __________ بنام مدیر

پروفیسر محمد معین الدین کراچی

حضرت شیخ الہندؒ اور شریف حسین غدار :

مکرمی جناب راشد الحق صاحب سلام مسنون

عرصہ ہوا آپ سے خط و کتابت کئے ہوئے۔ ستمبر 99ء کا "الحق" ملا۔ جس میں اسلام آباد میں تحفظ جہاد اور مجاہدین کانفرنس کی روداد پڑھی۔ اس مضمون میں جناب حامد میر ایڈیٹر اوصاف کی تقریر کے حوالہ سے چند باتیں گوش گزار کرنا چاہونگا۔ یہ واقعہ ہے شیخ الہند حضرت مولانا محمود الحسن کی اسارتِ مالٹا کے بارے میں۔ مولانا حرمین شریفین گئے اور وہاں انگریز سامراج کے خلاف پلان بنارہے تھے۔ اور تجویز یہ تھی کہ غالب پاشا گورنر مکہ سے مل کر استنبول جانے کی راہ پیدا کی جائے۔ لیکن نیرنگی روزگار سے یہاں یہ ہوا۔ کہ شریف حسین نے انگریزوں سے سازباز کر کے یک بیک ترکوں کیخلاف بغاوت کردی اور اس بغاوت کے باعث عالم اسلام میں عموماً اور ہندوستان میں خصوصاً مسلمانوں میں عربوں کی طرف سے بیزاری اور بددلی پیدا ہوئی۔ شریف حسین کی جاسوسی کے باعث شیخ الہند اور انکے رفقاء کو گرفتار کیا گیا۔ اس گرفتاری کے بعد ان سے تفتیش کرنے کیلئے جو انگریزی فوجی مقرر ہوئے اس نے مولانا سے بہت سے سوالات کئے اور ان سوالات میں سے ایک سوال یہ تھا کہ "شریف حسین کی نسبت آپ کا کیا خیال ہے؟" مولانا نے فرمایا وہ باغی ہے۔

اس موقع پر اس واقعہ کا ذکر بے محل نہ ہوگا۔ کہ عربوں نے انگریز کے بہکانے میں آکر ترکوں سے جو بغاوت کی تھی (اور قدرت کیطرف سے جسکی سزا وہ آج بھگت رہے ہیں اور جس نے ملت اسلامیہ کی اجتماعی طاقت کو بکھیر کر رکھ دیا) حضرت شیخ الہند نے اس کا دردناک منظر اپنی آنکھوں سے دیکھا تھا اور خود بھی اس کا شکار ہوئے تھے ہندوستان آنے کے بعد آپ ایک مرتبہ مراد آباد تشریف لائے اور یہاں مسلمان رضاکاروں کی ایک جماعت کو عربی لباس میں دیکھا تو آپ نے کبیدہ خاطر ہو کر فرمایا یہ غداروں کا لباس ہے۔ اس کو اتار دو" (ماخوذ از علمائے ہند کا سیاسی موقف)۔

شیخ الہند ہندوستان کی اہمیت سے آگاہ تھے۔ اور وہ جانتے تھے کہ ہندوستان کی آزادی کے

اثرات اسلامی دنیا اور ان ایشائی ممالک پر جو مغرب کی استبداد کی چنگل میں پھنسے ہوئے تھے بڑے گہرے اور دوررس اثرات مرتب ہونگے۔ اور متحدہ ہندوستان کی آزادی کی وجہ سے انگریز سامراج اسلامی دنیامیں اپنی ریشہ دوانیاں نہ کر سکے گا مولانا سعید احمد علمائے ہند کا سیاسی موقف میں رقم طراز ہیں :- انگریز نے جب تک ہندوستان پر قبضہ نہیں کیا تھا اسوقت تک ایران ، افغانستان اور مشرق وسطی میں بھی اُسکے قدم نہ جم سکے۔ تمام اسلامی ممالک میں انگریزی استعمار کی ریشہ دوانیوں کا اصل مرکز ہندوستان تھا۔ اسلئے حضرت شیخ الہند کی نظر میں ہندوستان کی آزادی اور اس کیلئے فرقہ وارانہ اتحاد شرط اول تھی۔ اس اتحاد کے بغیر ہندوستان کی آزادی اور ہندوستان کی آزادی کے بغیر اسلامی ممالک سے انگریزی استعمار کی ریشہ دوانیوں کا انسداد ناممکن تھا۔ مولانا کی دوربین نظروں نے اسلامی ممالک کا جو نقشہ دیکھا تھا اور جو خواب دیکھا تھا۔ وہ تو پورا نہ ہو سکا۔ لیکن آج جو کیفیت مشرق وسطی اور عرب ممالک کی ہے۔ وہ حضرت کی دور اندیشی اور اعلیٰ سیاسی بصیرت کی بہت بڑی دلیل ہے۔ ہمارے بزرگوں نے اسلامی دنیا کیلئے جو خواب دیکھا تھا ہم ابھی تک اپنی کوتاہیوں ، خود غرضیوں اور ناعاقبت اندیشیوں کی وجہ سے اس کی تعبیر حاصل نہ کر سکے۔ اگر آج ہمارے حکمران اور سیاست دان انہیں خطوط پر سوچنا شروع کر دیں۔ جن پر شیخ الہند اور ان کے رفقاء سوچ رہے تھے۔ تو اسلامی دنیا پر چھائے ہوئے سیاہ بادل چھٹ سکتے ہیں۔ ہم پہلے مرحلہ میں پاکستان اور افغانستان کے مضبوط اتحاد کی کوشش کریں اور ان تمام عرب ممالک سے جہاں امریکی اور انکے گماشتوں کی مداخلت ہو رہی ہے اور عرب عوام کی آزادی اور خوشحالی کو پامال کیا جارہا ہے۔ اور ان پر ظالم اور عیاش حکمران مسلط کر دیئے گئے ہیں ان استعماری طاقتوں سے عرب عوام کو چھٹکارا دلایا جائے۔ مغرب کی یہی کوشش رہی ہے اور اب بھی ہے کہ مسلمانوں میں اتحاد و اتفاق نہ پیدا ہو۔ ہماری اولین ترجیح یہ ہونی چاہیے کہ ہم عوامی سطح پر اسلامی ممالک کے عوام کو متحد کریں اور اپنے زوربازو اور قوت ایمانی سے ان تمام استعماری قوتوں اور انکے گماشتوں کو شکست دیں جو کئی صدیوں سے مسلمانوں کی قوت فکر و قوت تخلیق کو منجمد کئے ہوئے ہیں اور ان میں نہ تو رجائیت خود اعتمادی اور اولوالعزمی پیدا ہونے دیتے اور نہ ہی انکو اس قابل بنایا ہے کہ وہ سرمایہ دار ممالک اور اداروں (جنکی جڑیں زیادہ تر یورپ اور امریکہ میں ہیں) کی کاسہ لیسی سے پیچھا چھڑا سکیں۔ اور جو اسلامی دنیا